01-02-2021

پریس ریلیز

رام مندر کی تعمیر کے لئے فنڈ اکٹھا کرنے کی مہم میں جبر و تشدد پر روک لگانے کا مطالبہ

نئی دہلی، یکم فروری: ملک کی متعدد تنظیمیں اور اشخاص کی جانب سے وزیر اعظم ہند کو ایک خط بھیجا گیا جس میں یوم آزادی کی مبارکباد پیش کیے جانے کے ساتھ ہی ملک بھر میں رام مندر کے لئے فنڈ اکٹھا کیئے جانے کی مہم کے دوران زور وزبردستی کرنے اور امن وامان میں خلل ڈالنے پر فوری طور پر روک لگانے کا مطالبہ کیا گیا۔ خط میں کہا گیا کہ رام مندر کے لئے فنڈ اکھٹا کرنے والے کارکنوں کی طرف سے بہت سے حساس علاقوں میں امن وامان اور معاشرتی ہم آہنگی کو ختم کرنے والی سرگرمیاں انجام دی جارہی ہیں۔ ایودھیا رام مندر کی تعمیر کے لئے فنڈ جمع کرنے کی مہم 25 دسمبر 2020 کو ریاست مدھیہ پردیش سے شروع ہوئی تھی جس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر فرقہ وارانہ تشدد ہوا۔ اس تشدد نے ریاست کے چار اضلاع مندسور، چندن کھیڑی (اندور) اجین اور راج گڑھ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس کی وجہ سے جیرا پورہ محلّہ میں سرکاری اور نجی املاک کی بڑے پیمانے پر تباہی، بے گناہ جانوں کا ضیاع اور متعدد باشندوں کو شدید چوٹیں آئیں۔ اس تشدد کے باوجود 15 جنوری 2021 سے ریاستی حکومت کی جانب سے مالوا خطے میں زور زبردستی کییہ مہم چلائی گئی تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ اس طرح کی باتوں سے فرقہ وارانہ پولرازنگ اور تناؤ کے ماحول کی رہنمائی کی گئی۔ اسی طرح گزشتہ ہفتہ ایک دوسرے حادثے کا ویڈیو سوشل میڈیا پر خوب مشتہر ہوا جس میں رام مندر کے لئے فنڈ جمع کرنے کے لئے موٹر سائیکل ریلی کے دوران خاص کمیونیٹی کے خلاف انتہائی قابل اعتراض تبصرہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ یہ ریلی ویشو ہندو پریشد کی جانب سے اترپردیش، بلند شہر ضلع اور شکارپور علاقے میں آرگنائز کی گئی تھی۔ یہی نہیں وزیر برائے خوراک و شہری فراہمی، کے گوپالیہ نے ایم ایل اے پریتم گوڑا اور بی جے پی کے دیگر کارکنان کے ساتھ بیرہن ہالی، شیوا موگا میں اپنی آئینی ذمہ داریوں کو فراموش کرتے ہوئے گھر گھر جاکر فنڈ دینے کی اپیل کی۔ اس موقع پر نعرے لگائے جارہے تھے اور جان بوجھ کر مخصوص علاقوں کے راستے چنے گئے جس سے خدشات کو تقویت ملتی ہے اور اس طرح کی سرگرمیوں کے اصل مقاصد کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ فنڈ جمع کرنے سے زیادہ معاشرے کو فرقہ وارانہ بنیادوں پر تقسیم کرنا مقصود ہے۔ ان عناصر کے ذریعے خاص طور پر مسلم برادری اور دیگر تمام لوگوں میں اذیت، اشتعال اور خوف کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ خط میں مزید مطالبہ کیا گیا کہ مجوزہ رام مندر کے لئے زوروزبردستی سے رقوم جمع کرنے کے خلاف فوری اور مناسب کارروائی کی جائے اور خط میں کہا گیا کہ امن وامان بحال رکھنے والی اتھارٹی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ فنڈ جمع کرنے کی مہم میں کوئی جبر اور فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی نہ ہو۔ درخواست کنندگان میں: آل انڈیا مجلس مشاورت کے صدر نوید حامد، ناظم امارت شرعیہ بہار مولانا ولی رحمانی، اتحاد ملت کونسل بریلی شریف کے مولانا توقیر رضا خان، جماعت اسلامی ہند کے امیر سید سعادت اللہ حسینی، جامعہ اہل حدیث کے اصغر امام مہدی، آئی او ایس کے چیئرمین ڈاکٹر منظور عالم، دہلی مائنارٹی کمیشن کے سابق چیئرمین ڈاکٹر ظفر الاسلام خاں، ساؤتھ ایشیا ہیومن رائٹس کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر روی نائر، ماہر تعلیم پروفیسر رام پونیانی، دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر اپوروانند، اے آئی ایم پی ایل بی کے سکریٹری مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، خطیب شیعہ جامع

مسجد دہلی کے مولانا محسن تقوی، جمعیت علماء دہلی اسٹیٹ کے صدر مفتی عبد الرازق، پیپو سی ایل کی کویتا شری واستو، ایف ڈی سی اے کے جنرل سکریٹری انجینئر محمد سلیم، گجرات کے دنکیش اوجا، راجستھان کے سوائی سنگھ اور ماہر تعلیم امبریش رائے کے نام شامل ہیں۔

جاری کردہ:

شعبہ میڈیا جماعت اسلامی ہند